

US3253, p 224-12-09

سید امان LATĒEF.

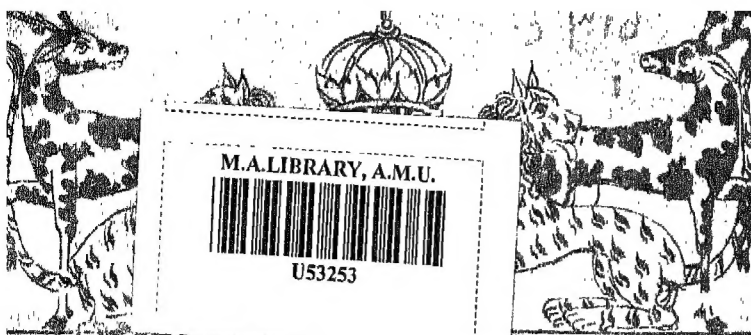
Sekhaueet Ali lateef

Mathas Mathas Noss (Koupuu).

1277 H.

43,

- Usdu Shagasi - Darsaueen - O - Kulligat.



M.A. LIBRARY, A.M.U.



U53253



8 AUG 1970

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس فی خلقت تمام جن دانش کو پیدا کیا
 اسکی حمد و شکر ہی خارج لسان ماسوا
 وہی نعمت پاک و اظہر حضرت خیر الورا
 لکھو یا راجو زبان اسکی کری حجت میں
 جن میں سب سامان دست اسلام کا مطلق ہوا
 اور ملا ایک کلام کی صد و دو وحدت
 پیش ارباب بعیرت اور عقل پر د کا
 ہر کلام اسکی تھی تجید ہمیزان رضا
 اس خیم پایا و زمین بایل سخاوت پیر یا
 تھی وہ معبود اور مشغول اسمن اکثر دایما
 جو کہ اس را انسانی طور پر دعا ہو گیا
 وہی خدا و قرب ہوا رحمت انبی میں وہ جا
 ایک نہ کہنے کی رہی وہ الفت اور شکر یہ کیا

مجاورین ملک کی گناہ کھراول ہی را
 ایک ہم جن عباد اسکی اور وہ محبوب
 اسن بان کو پاک کر تا ہی مگر ایک طور ہی
 اسکا ہی مراح خودہ عالم سر و شہود
 ہن جس اصحاب و اولاد اسکی ظاہر ہن
 اسکی ذات پاک پر رحمت کی ہو دایم
 بعد ازین ہی عرض اختر بند گمان خوب علی
 تھی میری لطفی برا و ایک تحسین لطفیت
 تھا سخاوت کو علی ہی نام میں ایک امتحان
 نہ فرست ہی شوق تھا شوق و سخن کا بشتہ
 کی ایک دکنی سخن میں ہی کیا کو ہی اکن
 تھا محبوب ایک او یا سرور ہی شوق و سخن
 بعد اسکی میں ذہال اشغال ہی نکاس

RECEIVED-2002

میں ہی اس دور و دالم میں ہمارا حسن باختم
 جب خیال آتا جوانی اور خلق و عظم کا
 خورشید ایک روز کو لا اونکی بستہ کو جو
 اور خیال آیا کہ میری محنت نہوی را بجان
 رہی سہی و جہد سی انہی اونہیں سب جمع کر
 ہی رہا اب ناظرین باخود ہی یہ کہ جو
 ہر اگر اونکو نواسطو رہا استعدا د حک
 بی فدای پاک سی اسید میری ہر زمان
 محبت عالمی زلفوں میں پر نور و لبر کا
 میں کچھ شہت و جنت میں محبت فضا کی حیات
 شہینہ فم غنہ نیری ساری زبانی میں
 لری بار دین و محراب طاق کعبہ خوبی
 پسند ہی نہ کنوکر و صل میں تکرار و پسوں
 غضب ہی چشم دریا بار کی ہی قطرہ نشانی
 ملی ہیں انتظار نامہ محبوب میں بہان تک

ایک مدت میں رہا اس رنج میں بس مبتلا
 دلکی اور ایک صد مہ سخت آہوتا سپا
 یابن اونہیں کچھ غزل اونکو نکال اوسی لیا
 انہیں صورت نامداری برادر ہی دلا
 ایک با ترتیب دیوان کی کی جیو پایا ہی لا
 ہر خطا و سہو او سکود یوین اصلاح بجا
 لفظ تعنہ کا زبان او پر نہ لاوین مطلقا
 ہر سخن مقبول عالم یہ بحسب مدعا
 گمان ہی پردہ ظلمات میں محو شد خاک کا
 کہ سرخا و خیلان کر رہا ہی کام شتر کا
 ہوا کافوری ہی سرخ ارزان مشکا و خیر کا
 تعجب سی رہا کرتا ہی شور اللہ و اکبر کا
 لب شیرین میں ہی اونکی مذاقت مکر کا
 نہارون بار پانی کر دیا ہر ہند کا
 گما ہی بسم لا غریب ہماری تار مسطر کا

آغا در دیوان

MS. No. 1000

فیصل حق جاری ہو گا ارٹس میں
 کہلی غنچہ لطیف خستہ کی طبع مکر کا

عیان تھا نور ختم المرسلین کا بن ہون سراج نور اولین کا	نہتا جب نام ہی عرش وزین کا نہیں ہی خوف روز آخرین کا
--	--

بدولت ایلی ای شاه دلا
 ملا حبیب کو ایسا خضر ایمان
 شب یلدا ہی اپنی لیلیٰ القدر
 مسیحی تالیخ فرمان ہی ہر دم
 میں اپنی دامن عفا کو لایا
 رخ پر نور کا میں مشتری ہون
 اندر کیوں نہ بھلی با نون بہا کی
 شب معراج رب العالمین کی
 تیری خدمت ہی با شاہ زمانہ
 رخ پر نور کی آگی گے کو
 گر آب در و ندان سی شاہ
 لطیف خستہ ہی و رخ سی آزاد
 رہ گیا خستہ یک یہ دلہ اپنی داغ حرم کا
 مجھی کیا غم کی گزشتہ میری نواہ میں کی
 شب بچو میں کیا محکوبت ہی فتنہ کی
 تری تلواری کا فکرمیں اپنی فضا امی
 بہرہ سانیہ لا تقطویر چاہی ہر کم
 مری کیا کیا اوٹھائی زندگی میں نا توانی کی
 لطیف خستہ ہم میں میں ختم سالٹ پڑی ہم عاصیوں کو اک ذریعہ ہی شفاعت

لقب اکثیری خاک زمین کا
 نشان پایا ہی راہ راستین کا
 کہ پروانہ ہون نور شمع دین کا
 کہ ہون بیمار چشم نر گسین کا
 تصویر ہی میان نازنین کا
 نہیں عاشق کسی نہ ہر جبین کا
 و جلا ہو گیا ہی شمع دین کا
 دیا علم اولین اور آخرین کا
 بڑا ہی مرتبہ روح الامین کا
 پسندانی نہ جلوہ جو رعین کا
 جگر سورخ ہی در غمین کا
 کہ بندہ ہی شفیع المذنبین کا
 نیا یا ایک بوسہ ہی روتی ما طلعت کا
 دیا عشق میں تبہ ہی رسوائی دولت کا
 جگر پر داغ روشن ہی جو اوس کی محبت کا
 قوموس ہون مجھی بلجا سگار تبہ شہادت کا
 کہ ہر دم جو من پر رہتا ہی دریا کوئی کا
 کہ سب پر زور ظاہر تھا میری ضعف کا
 ہم عاصیوں کو اک ذریعہ ہی شفاعت

<p> داغ سبز کو میری شرمی زربہا دلف کو مشک ختن رخ کو گل ترہہا نفع کچھ عاشق مضطر کو نہیں غیر ضرر ہر قدم پر جو کہلین یا رنگی فصدین ناگاہ حسیہ گلشن سی ہی جب غنچہ خاطر نہ کہلا </p>	<p> ۵ مجھے دل لیش کو درویش کو نگرہا لب کو یا قوت میں خیال کو غبرہا نقد دل راہ محبت میں کو نگرہا خار صحر کو میں نصا د کا نشتر سہا نین ہوا ہی چین و ہر کو صر صر سہا </p>
<p> ای لطیف اوسکو در خلدین لٹکا کیا سی جو کو فی حضرت شبیر کو رہبر سہا </p>	
<p> دل میں خیال ہی صنم گلزار کا بوسہ ملا جو نرس جاوئی یار کا محرم میں کس صنم نے چہا پایہ نقد کچھ موتیوں سے دانہ انگور کم نہیں + ثابت ہیں گریبان عرق روی یاری کیا برق چمکی عارض انور کی سامنے حاضر کہ دن میں تارک جان زار کا سن حسن کی میری شکر کو کٹ کٹ گیا عدو </p>	<p> کہو نکٹ میں نہ چہا پی عروس ہار کا چسکا لہین پڑی نہ ہرن کی شکار کا اند نام کیا سی میری راز دار کا دیو رہی قدرتی یہ عروس ہار کا چسکا ملاؤں موج نسیم ہار کا ممکن مقابلہ نہیں ہی نور و نار کا ڈور اچو کم بڑی تیرے پہونکی ہار کا بہت پریشان ہوا ذوالفقار کا </p>
<p> باغ جان میں سی پریشان ہوئی لطیف دکھا بیچ سنبھل گیسوئی یار کا ہلم </p>	
<p> فصل خزان میں تک ہی فصل ہار کا روشن ہی صاف چہرہ ہی تفسیر الفحی </p>	<p> داغ جگر نہی گل چین انتظار کا کیا اونچنا ہی مصحف خسار یار کا </p>

شمع سراق سی بی شمر بارم قدر
 تار مکی نزار سی کچھ غم نہیں مجھے
 بہر فی ہن ایک آن میں آنکھیں جھک
 بیل کی عشق میں گل غنا کی تان میں
 سر گرم اختلاط رہوں کیونکہ روز
 کس غیرت سیج فی محکمو کیا شہید
 عاشا ہوس نہیں بھی خطر گلاب کی
 یاران رفتہ یا وہوی وقت بکھے
 لکھتا ہوں وصف نقش قدم اوں کارا تین
 بی نفیس کوئی شئی نہیں اس باغ دہریں
 گلشن میں جی خیال بند باروئی یار کا
 سوار صحن باغ میں آئی گئی خندان
 دانا کو چاہی نہ کہی ہاتھ سے چھونے
 ادنیٰ کو چاہی رتبہ علی عطا کری
 آغاز خط نہیں ہی ابھی خور و سال ہی
 کیونکہ نہ بابلو نکو اسیری ہی رنج ہو

عالم ہی سر آہ میں نخل چنار کا
 روشن رہی چرخ دل داغدار کا
 سیکہا ہی طرز گردش لیل و نہار کا
 کاغذ پر خطوط کو بھیج بھسا رہ کا
 بیت الغیب سی عقد ہی مجھ بادہ خوار کا
 خاک شغال لب ہی جو خاک مزار کا
 یارب عرق ملی گل رخسار یار کا
 کیا نشہ کر کر اموا مجھ بادہ خوار کا
 کیونکہ نہ خوش نویس ہوں خط غبار کا
 رہو کو پہل ملا شجر سایہ دار کا
 رہا کہ نہ کی نظر میں گل نو بہار کا
 سو کہا اگر نہ خیم دل بیتہ دار کا
 کیسوئی پار میں ہی اثر زہر مار کا
 باباں نہیں ہی رحمت پروردگار کا
 سادہ ورق ہی مصحف رخسار یار کا
 حل ہی حین میں آمد فصل بھار کا

زخم بگر کہلا ہی جو پہو نکو دیکھ کر
 یہ نہیں کوی شکوفہ ہی فصل بہار کا

مسعود امواج میں جو مٹر گان یار کا
 نشہ ترک جگہ میں جہانوں کا

<p>خالی نہیں شجر ہی میری سوز عشق سے اللہ فی وجود عدم کا کیا ثبوت وعدہ ظلا فی ہستی میں تنگ کیا حضور ملو و مکی بدلی دلمین چھپی گا قییب کی عالم میں کیوں نہ خون دل داغ اڑو لاکر کہلائی تختہ سنوسن میں بکھینا یوہن رہن بیگے یار جو رنگت کشو خیا</p>	<p>شاہی حال زار دشت چنار کا اسرار ہی میں تنگ یار کا کیا پوچھنی ہو حال دل بیتار کا خار مرہ ہی سنبہ ہماری مزار کا عاشق ہون تیغ ابروی خمدار یاد کا چشم منم میں قمری عالم خمار کا مہدی ہماری خون کری گی نزار کا</p>
---	---

<p>ہر شعری پڑھی جو کوی حرفت ولین و روزبان ہونام لطیف نزار کا</p>	
---	--

<p>پہلو سی جدا ہو نہ کہی یار کسے کا اچھی نہیں ابروی خمیدہ کی انشاری کیونکر دل بیمار میں پھر جان نہ آجائی کس سنگد فی ہی میری خون کا پیلاسا</p>	<p>بیمار ہو سرگز نہ دل زار کسے کا کافی نہ گلا آپ کی تلوار کسے کا ہی آب بقا شربت دیدار کسے کا واللہ نہیں ہبب خوشخوار کسے کا</p>
--	---

<p>بیوہ نہیں خون روان دیدہ تر سے عاشق ہے لطیف حکمران کسے کا</p>	
--	--

<p>جسطح آج تیرا عشق مضطرب رو یا آج اشاعہ غم فرقت میں دن بہر رو یا اک جہان درد مصیبت سی برادر رو یا ضد تو ادس سوخ دل آزار کی کوئی بھی</p>	<p>ایک دم بھی نہ کہی ابر سید تر رو یا گر کئی یار میری آگے سمندر رو یا سال پیاوگی تہامی چرخ سنگر رو یا سنسن یا صاف جو میں مادل مقرر رو یا</p>
---	---

<p>تہا لی اکہ ایک بک ہری ہنگ و سی ہری جب لطیف جگر انکار کو آیا نہ قرار گیسو فی شب نگ کا مسوا ہی محکوبہ ملا سرط ہی عاشق تو من قتنہ محبت ہر پلا تہا خیال دی آتش رگت جب ہنگام شب فوج کر چہ خستہ کوششیر ابرو سے ملے دایع دل روشن ہو گئے شمع ہون خالی چراغ دور آہ و آتشین سی یہ ہو شعلہ ملکند</p>	<p>۸ مین جو ہر محل گستان کی برابر رو یا ماکی سنگ در جانان سی لبٹ کر رو یا رات بہر کیونکر نہ لہرائی سی سر پہ ملا ای منم تو فی ملا کیون عطیہ فتنہ ہر ملا شمع سوزا عطیہ رح میر دل مضطر صلا اوت سفاک میری قتل کو خنجر نہ لا قادر ہی کیا اگر گورنہ بیان پر حلا باغ من سریشیان بلبل مضطر ہلا</p>
---	--

مرحبا تو فی لطیف خستہ قاتل کی حضور
رکبہ دیا کس شوق سی اپنا خنجر گلا

<p>اگر ساغر می بہ نہ ہو گا پزیر و تیری لعل نوشین کے آگی جواہر دی خمدار ہین طاق کعبہ میری شبت میں اچھون ہی وہ وسعت خجائین نکر خوف کرای ستمگر فسر و زان رخ ماہ گردون ہی لکین کھی دیتی میں ہم کہ ایوان گردون جو دشمن نقاب و سکی ہیرہ پتی اوٹھا میں ہون عاشق یار پر وہ دشمن پر</p>	<p>تو کیا کیا خلق اپنے دل پر نہو گا کبھی خستہ و لعل احمر نہ ہو گا + تو وان ذکر اللہ و اکبر نہ ہو گا کہ سہر ملک سکند نہ ہو گا ہلا کیا کبھی روز محشر نہ ہو گا میری مہر انور سے بہتر نہ ہو گا در یار کی بھے برا بد نہ ہو گا نمایان کبھی مسرور نہ ہو گا میری عشق کا شور گہر گہر نہ ہو گا</p>
--	--

شکر تری زلف مشکین کا سودا M حوالہ ہی دگی اگر سر نہ ہو گا

اگر وہ تسلی کی بامیں کر سکے

لطیف جگر خستہ مضطر نہ ہو گا

میں بان بھی بڑی دیر سی سہ اپنا
ہرگز نہ کہی خشک ہو خرم جگر اپنا

ی یار دیکھا جو ہر پہ نظر اپنا
بہم دیدار حسینان دل آزار

شہنائی میں رہتا ہی لطیف دل خستہ

بمبارہ مری آئندہ پر دروس اپنا

خط بقدر کا لکھا نکلیا
عشق جبکا کلیک نکلیا
درد دل یار سے کہنا نکلیا
اپنی دل کا تو ابل گیا
چاند سا منہ مجھے دکھانا نکلیا
یار کا پیشہ حقانہ نکلیا
در دھپلوسی جب رہا نکلیا
ایک بوسہ مجھے دینا نکلیا

مہر سوی دل بانگیا
ہم بہترین بشر اوسکو
دیکھتے ہی میں ہو گیا بیوقوف
بند و پاؤں کی تو کیا اوجھا
کسی روز ای مہر خوب
بہن ٹھون پر آگے لیکن
وہی چلا کی ہم بروز فراق
رہا بیٹھی اوسکو میرا وس سے

ای لطیف جگر کا بکھی

ساغری کا دلو لکھا +

گر دون فی پیس پیس کی نہ رہنا دیا
کستہ بیہ دماغ دلہہ ہاری لگا دیا

فی نگاہ یار فی محسوس دیا
بہار سنی باغ میں رخ گلگون دیکھا

کس لالہ رونی باغین چہرا دکھایا
 پیغام برنی وصل کا ثر و سنا دیا
 ساقی فی محکو جام مئی ناب کا دیا
 قاصد فی آج محکو خط یا رلا دیا
 چھری سی جب نقاب مبارک اوٹھا دیا
 کس شرب ناب کا ساغر پلا دیا
 اوس ملہ رونی جب بخ روشن دکھا دیا
 حبیبی صبی ہر غیر تہاری نگاہ میں
 اٹھون پہری گوشہ تربت نگاہ میں
 مستی لگا کی اوس بت آہنہ رونی آج
 بوسہ کا جب سوال کیا ہاتھ جوڑ کر
 افسوس نہیب کہ شور آب چشم فی
 تشبہ گیسوی رخ رنگین کی فکری
 پوچھی حقیقت جین خلد سمنے جب
 ہی حبیبی یار کی قدر انداز یون کی دھوم
 سنتی نہیں ہو حال دل زار کو سیکہ
 حبیب عشق زلف یار کا زنجیر پا ہوا
 بالائی سطح خاک میری چشم زار فی
 بندم ہوا میں گلبن عالم میں سرخرو

کسنی یہ داغ دل پہ ہاری لگا
 بیمار تھا مسیح نے اگر جلا
 یا اکی خضر فی بھی آب بقا د
 احوال و بر و صفحہ دل سی سٹا د
 گلزار یخسنان کا نمونہ دکھایا
 آب بقا کو دل سی ہاری بہلا دیا
 موساتی فی طور کا جلوہ دکھا دیا
 نظر و نسی مجھے سیر کو اٹا گرا دیا
 ہجرتیان فی گور کناری لگا دیا
 عالم کو صاف مجلس سیران بنا دیا
 اوسنی کرا اجواب بھی بر ملا دیا
 دم میں شب زنا ب کو سر کر بنا دیا
 لالہ فی ٹبرہ کی طرہ سنبل سجھا دیا
 کوچہ کو اونکی باد و معبا فی بتا دیا
 سخت جگر کو سمنے نشا نہ بنا دیا
 کس سنگدل فی آپ کو تپہر بنا دیا
 وحشت لی ٹبرہ کی طوق گلیمین پہنا دیا
 آنسو بہا بہا کی سمت در بنا دیا
 و سنی جواج پانچا ٹبرہ اکھلا دیا

غیر و نکوای حضور ملی ولت وصال ۱۱ هم نوع سر یهین بهین بوسه ویا دیا

افسوس ای لطیف مجھی بخت نشت نی

اچھے طرح سی قید ملا مین بهینسا دیا

صدمہ نہرا رنجی اولہا ہی تو کیا ہوا
لنگامین ڈوب کر چو نہا ہی تو کیا ہوا
یاد ام تلخ ہاتھ مین آئی تو کیا ہوا
مثل خیال آنکھو مین آئی تو کیا ہوا
صاحب جو بیدلی سی تم آئی تو کیا ہوا
کالی بلا سی کام پڑا ہی تو کیا ہوا
ہاتھو مین آنکھیں برنگ خای تو کیا ہوا
ابک طفل بر مین جو خفا ہی تو کیا ہوا

سیر چین کو آپ نہ آئی تو کیا ہوا
پر روز خون کرتی مین اطفال بر مین
غصہ مین بوسہ آنکھو مین پائی تو کیا ہوا
صورت دیکھا کی دوسری تشریف لگئی
بی لطفیو مین لطف ملاقات ہی نہیں
دل تملائی زلف رسا ہی تو کیا ہوا
اللہ سی ارزوی کہ پرخون مہر دل مرا
ناراض و خدا ہی دو عالم نہ جاسیے

سب کہو کی لطف دولت بیان نقد دل

جیتا ہوا لطیف آہا تو کیا ہوا

غزل

شکر حق ملکیت پیرا نہ پریض ہوا
عوضا فی شرم کی ماری گل زحنا ہوا
مہدی کی چورو نکو دعویٰ دیدریضا ہوا
زندگی کا ہی میری لبر زینیا نہ ہوا

پہر شعر ریدہ مین جوش جنون پیدا ہوا
جب نقابا دلنا رخ گل رنگ سی آتش نی
ست رنگین سی تہاری شوخ اتنے ہو گئی
صافیا محفل مین گر میکش نہیں تو کیا ہوا

مخون دل رونا نہیں جو جبر و ملی لطیف

<p>دھرتی میں ہر قسم کے اعمال کا لکھا ہوا</p>	
<p>مصربان مجھ پر چو شب وہ ماہ پیکر ہو گیا سکی وصف روی جانان ہو گئی مشتاق ہم اوٹھ گیا جس دم سرخ پر نور جانان سیلاب اور کیا ہو گی لب و دندان جانان کی غنود جان دیکر کشمکش سی دم کی پائی ہی نجات چار دن کنج قفس میں چین سی بلبل رہی</p>	<p>نخسرتی طالع کا اختر سعد اکبر ہو گیا فی پڑھی قرآن گویا آج از میر ہو گیا آسمان پر شعل ماہ منور ہو گیا لعل بینیکا ہو گیا بی آب گوہر ہو گیا سردی تاب قلعه ہستی بیان ہو گیا صحن گلشن میں گزار باد صرصر ہو گیا</p>
<p>وادی حشت میں جب لان موی ہم ای لطیف دامن دشت جنون دامان مجشر ہو گیا</p>	
<p>ساقی فی کیا سبھ کی مجھے جام دیا ساقی فی چشم سی بہت کر دیا جان لگی جو کو چہ قائل میں دیا خندان جو اوسنی جانب دریا گذر گیا بارگراں سحر کی جہان سی دیا جب مصربان حال وہ شکستہ ہوا کس شک فہم طورنی موسیٰ سی پونچھ کی</p>	<p>بدست کر لیا تو اسی بسین کر لیا بیخو کر لیا تو ہاتھ سی نقد جگر لیا سر کیا دیا کہ قلعه ہستی کو سر کیا واتون فی مہیون کا جگر آب کر دیا زخمی ہین نومنت قائل فی کر دیا تارنگاہ مہر سی چاک جگر ہوا گلشن میں گل چرخ گل زلالہ کر دیا</p>
<p>باد خزان فی بلبل ناشاد کی طرح افسوس ہی لطیف کو رہا و کر دیا</p>	
<p>استراحت میں ہر قسم کے کام</p>	<p>رات اندھیری ہی کہاں جاسی گا</p>

۱۲	<p>گہرین غیر و نکی اگر جائے گا خیر اب یار چلے جائے گا نقش پر میری پس مرگ عبث ہجو خالق نے دیا ہی وہ بین سنبل زار پریشان ہو گا آئی وعدہ نہر داکیسا اپنی ہم جہنوں میں غرت ہوگی</p>	<p>ایک دن صفت دعا پائے گا فاتحہ پڑھنی کو بچھڑائے گا آنسو آنکھوں سے نہ برساتے گا دیکھے گا اوجی شش کہاں گئے گا نہ لفظین گلشن میں نہ کبر لے گا یوں کہے اور کو ہیلے گئے گا نظر لطف جو نہر مائے گئے گا</p>
----	---	---

عاشق زلف مسلسل ہی لطیف
 کوئی زنجیر اویسی نہیں لگے گا

<p>ہماری ساتھ جو وہ گلبند نہیں جاتا کیا ہی عشق فی سہوش جسکو ای نادان مانو نالہ میں بلبل کی طرح مڑتا ہوں و دای عاشق خود رفتہ ہی وصال سبب میں ہمدرد ہو نکو سلام کیا لکھوں</p>	<p>توسیر باغ سی سچ و محن نہیں جاتا وہ وعط وینہ سی ہوشیار ہو نہیں جاتا ترا غرور جو ای گلبند نہیں جاتا کہ چارہ گدسی یہ دیوانہ پن نہیں جاتا کہ نامہ بر کو می سوی وطن نہیں جاتا</p>
---	---

لطیف کیون غم و ستین بیان لالان
 بسوی روشد شاو ز سن نہیں جاتا

<p>سہمست ہیں خیال میں نام رنگ کا گیسوی محکویا و کسی گوری رنگ کا گیسوی مشک فام میں رخسار صاف</p>	<p>ایمان و آبروی میں ببالہ رنگ کا بیڑی پنہا و شوق ہی شید فرنگ کا ڈانڈہ ملا ہوا ہی منت ہی نہ رنگ کا</p>
---	--

اب اور ہی ہی زینت گلزار حسن کی ۱۴ آغاز ہی بہار خط سبز رنگ کا

خال سینہ میں ہی رخ یار پر لطیف
شہزادہ شہسوار زمزمین ہی شاہ رنگ کا

<p>روز و رونی غارض پر نور کب ہوا آفتاب ای پری حسن وی آتشیں ہی لہلہ جب ہی موند اوس ماہ کا ہی زبرد امان لقا جام می ساقی فی خود بہر بہر کی بی موت عبد گلیا دل میں خیال ہی انور سید</p>	<p>زرد و رونی باعث غیرت را پا آفتاب دیکھتی ہی کیون نہو محو تماشا آفتاب آفتابیں سر پر میری لانا ہی کیا کیا آفتاب یا الہی ہی کہہ سہی آج کلا آفتاب ہو گیا ہی اہل عالم کو تماشا آفتاب</p>
---	---

عزل

<p>روز فراق کیون میری سچی پری ہی دھوپ ملتی نہیں ہی سایہ دیوار میں ہینا چنگاریاں دڑی ہین درختوں سے عالمی گل طاقت ہی سوز آتش دلی لڑی گی کیا ماب رات کو تو آگت برسگی اس طرح انسان جل رہی ہین بنی جان ہین گواہ اوس رشک تھر کا جو شب چہر تھا خیال صدہ نہیں عناصر ارج ہی آگ کو سادہ مکان صبح ہی تنور ہو گئے دھیم و خیال ہی کہ جو زندہ سبچہ کوئی</p>	<p>جب دیکھتا ہوں سانی اپنی کٹری ہی دھوپ کیسی بھائی گرم ہی کیسی کڑی ہی دھوپ بانجہا میں چوٹی ہوئی ہو کھڑی ہی دھوپ خود آگ کی پہلی ہی میری پاد ن ٹری ہی دھوپ دن ڈہل گیا ہی اور یہاں دو گھڑی ہی دھوپ ہی خوش و طیر ولی ہی شکایت کی ہی دھوپ میں چاندنی کو دیکھ کی بولا ٹری ہی دھوپ باقی کی ٹہن حرکت ہی چھی ٹری ہی دھوپ جسپر شام دور ہی کم پری ہی دھوپ ایسی ہی تیز اور اگر دو گھڑی ہی دھوپ</p>
---	--

نسب جل رہی ہیں آتش خورشید میں لطیف
کس سے کہیں کہ بھیجی ہماری پڑھی ہی دھوپ

اب تڑپنا ہی عبت مرغ نفس آپ سی آپ عکس افکن تو نہیں یار کی گیسوی وراز ہاتھ پیلانی ہیں دینار کی خاطر ہر جا دن رہائی کی قریب ہی اسپر و شاید ہوں وہ رہ رہو جو چہر تار ہوں کہی قافلہ موسم گل کی خبر لائی ہی کیا با وجہ یک بیک قتل کیا نیم اداسی محسوس ساقیا عاری میخانہ کی جانی سی مجھے شعلہ روی صنم کا جو تصور آیا ناک میں بلبل نالان کی عبت ہی صیاد ساتھ امی ہی کہیں روح شہیدان کوئیں جدبہ دل اسی تھی ہیں کہ وہ آج مجھے شعلہ آہ جگر سوزی صیاد میری	دل میں صیاد کی آتا ہی ترس آپ سی آپ لمبیان آج جو بہر تا ہی ترس آپ سی آپ زرد ہو جاتی ہیں ار باب ہوس آپ سی آپ کھل گئی آج جو درہائی نفس آپ سی آپ ڈھونڈتی پرتی ہی آواز جس آپ سی آپ چھجانی ہیں جو مرغ غن نفس آپ سی آپ الکھا دل میں جو قاتل کی ترس آپ سی آپ لیکھی بادہ گلگون کی ہوس آپ سی آپ جل اوٹھا شمع صفت تار نفس آپ سی آپ عشق گل میں ہی وہ محبوس آپ سی آپ ہر قدم پر جو بہرک تا ہی ترس آپ سی آپ پانچ بوسون کی عوض دیتی ہیں ترس آپ سی آپ خاک جگر موہی کوچہ نفس آپ سی آپ
--	---

ی پیش نظر اردی حصار کی صورت
مہم نہ کہائی کوئی تلوار کی صورت

ای گل ہیں ہوا سو کہ کی کاٹا تو میرا نام
اختیار کی آنکھ تو نہیں چہرہ کی صورت

انگلیز کا ہی اوس گل کی محبتی تصویر	ایما رہوں میں نرس بیمار کی صورت
شاہدین مگر انگلیز سی دیکھی نہیں ہنسی	غنا کی طرح ہی کسے بیمار کی صورت

اٹھانہ کبھی شتوخ دل ازارنی یو پچھا	
کسی ہی لطیف جگر انگار کی صورت	

منظور ہی رفتو کی تیری وصف و ثنا آج	پہدی میں میری طائر مضمون ہنسنا آج
دل گیسوی بچان پہ کمان جاکی پہسا آج	افسوس ہوا تو ہی گرفتار بلا آج
لکھوں جو خط ششہم کی میں ثنا آج	تک پہ طوطی ابھی کا غنہ ہوسا آج
لکھا جو کتاب صفت رومی صفا کو	ہر صفحہ زبان ورقِ مہر ہوا آج

پیش ہی وصف رخ پر نور محبت	
ہی خلق میں مشہور لطیف اور صفا آج	

باندھا اوس سی جو اختیار کرین حار نظر	دو نو انگلیں نرسین اور ہو بیکار نظر
نظر یاری کی مینی جو دو چار نظر	چشم نرس سی ہوا ہو گئی بیمار نظر
بلبل زار جو دیکھی گل حارض کو کہنے	پہ تو تر گز نہ کری جانب گلزار نظر
قتل عاشق کی لگی ہی جسم ابرو کافی	کیمچی گانہ کبھی جانب تلوار نظر

خاک انگلی کسی ملی خوب لطیف خستہ	
روضہ سبطانی سی جو ہو دو چار نظر	

اب آگیا ہی میرا جو دل گوری رنگ پر	نشیخ کا ارادہ ہی ملک شہر گنگ
نذر ہوا ہی حضور میں مجرا کری مگر +	وہ ماہ رو تو میل کری تاج نگ
حبیب سی نظر میں عمرہ ابروی یار ہے	انگلیں جوڑی ہوئی ہیں کمان و غنہ

<p>فصل چہن کہی ہی کہی موسم خزان نیر علاج خضر سے دریافت کجی ہم پائین کھڑی ہوں ہرانی کڑی ہون اچی نہیں حضور کی آتش مزاجیان غیر نہیں فقیر کو منظور بعد مرگ</p>	<p>کیفیت زمانہ نہیں ایک رنگ پر مرتا ہوں بیگناہ کسی سبز رنگ پر سوتا ہی دیکھیں کون مٹا رہی پلنگ پر ہم خاک ڈال بیٹھی ہیں ناموس سنگ پر لکھنا نہ جائی نام میرا لوح سنگ پر</p>
	<p>کالی ہی ای لطیف جو بندی خدا کی نہیں ناحق ہی پھر مزاج او نہیں گوری رنگ پر</p>
<p>حاصل ہی ہکو ساقی کو تری خلاط ہیں جیسی گرمیاں بت ہجران کی جوش پر دربار میں حضور کی پہونچون نہ کسطح جیسی ملازمت ہی جناب حضور کی طوفان بیل شک میں غوطی نہ کہا ونگھا</p>	<p>جنت میں ہکو ہو گا پیویر سے اختلاط مبستری ارتباط ہی چادر سے اختلاط دربان سے ارتباط ہی ہنسی اختلاط خاقان سے ارتباط ہی ہنسی اختلاط کشتی سے ارتباط ہی لنگر سے اختلاط</p>
	<p>یہ واسطہ ہی اپنی شفاعت کا ای لطیف شیر سے ارتباط ہی بیدری اختلاط</p>
<p>یا آئی بیٹی ہو گیا آزار شمع خاک جھکڑ ہو گیا جی نہیں صبر و توان جب دل سوزان سے نکلا دو آہ آتشین</p>	<p>ہی دل مضطر کو میری سوز حال ہزار شمع مریق خاطر سے سوا ہی شعلہ گلزار شمع ایک دم میں ہو گیا گل شعلہ ہزار شمع</p>
	<p>پوچھ لو پورا نون ہی ہی سوزش معد لطیف ہی صدای سوزش گل سے ہی ہزار شمع</p>

<p>ابرو یا زان میں چڑھتی ہی جوتی تابانہ برق یا خدا اس ابر میں کس شعلہ کی ہی تلاش چو طہائی ہیکشتو کی ہاتھ سی جام شہاب آب طوفان کا اگر ارض و سما پر جوش ہو اب میں نہ یہ فلک نکلو نہ سر کہو لی ہو سردی نار چہنم گرمی دل سی سیری لو لگی ہی شعلہ شمع رخ پر نور سے</p>	<p>اشعلہ برق رخ روشن سی ہی دیوار برشتہ ہر طرف جو کوندہ قی پہرتی ہی فی تابانہ برق یا الہی اب نہ تڑپی جانب میخانہ برق شوق سی دل میں میری لی آئی آتشخیز برق چار سو ہی شعلہ افشان آج فی تابانہ برق اب بنائی خانہ گردون میں آتش خیز برق کیون نہ تڑپی صورت پر دانہ فی تابانہ برق</p>
--	--

<p>خوف اگر نہ شعلہ آہ جگر ہی امی لطیف ابر مرگان ہی میری پیدا کری بارانہ برق</p>

<p>رخ نگاری میں شمسار لالہ و گل چمن میں کون نہیں ہی سوائی بلبل کی گلابوں آگ میں گلشن میں آہ سوزان سی نہ ایک داغ جگر ہو تو فایہ کیا ہے نہ چین عاشق رخسار یار کو ہو گا</p>	<p>صبا کی کہانیں طمانچہ نہر لالہ و گل شار عارض رنگین بار لالہ و گل جلاؤں خوب رنگ چار لالہ و گل مزار پر مہون اگر دو نہر لالہ و گل کین گی باغ میں کیا بقیہ اگر لالہ و گل</p>
--	--

<p>جواہر لطیف و رشک چمن کہن آئی تو خاک قہر کی نگین ہزار لالہ و گل</p>

<p>بھیکر جو بوسہ لب جان بخش پائین ہم بی یلہ سیر مانع کو کیا خاک جابین ہم منظور ہو جو غمیری پردہ حضور کو</p>	<p>اعجاز عیسوی کوندہ خاطر میں لائیں ہم بدلی گلو ملکی داغ پر اب داغ کہاں ہم تازنگا کی اہی چمن بنائیں ہم</p>
---	--

کریخ آباد آرکی جوہر دیکھائیں آپ ۹ اگر ستم کی داستان کہانی سنائیں ہم

یاران سر دھر جلائی ہیں دل لطیف
صحر اکو جائیں آگ وطن میں لگا میں اہم

عبت اوس بت کو دمی سبھی جگر ہم آہی وہ بت خود بین ہی ہر ہم طلب کرتی ہیں بوسہ بخاطر ہم کہان ہی مشک چین ہی نسبت زلف یہ آبادی سی نسبت ہو گئی ہی لکھا رکھا ہی پاس اپنی خط شوق کدین شور و فغان مرغان گلشن فتنا می یار کس ہلو سے لیکن خفا کو نہر تہمین دینگی و عا میں جگر د و مکر ای اپنا دیکھتے ہیں دل مضطر کو شوق نامہ بر ہے حوالہ عشق کی ہی جان و ایمان سمجھتے ہیں رخ مصحف نامے	نہ سمجھی صورت نفع و ضرر ہم بہت اچھا ہو مر جائیں اگر ہم مزارج باری ہیں بے خبر ہم خطا پر میں خطا پر سر بھر ہم درو دیواری ہو تا ہوں درم نہیں پاتی ہیں لیکن نامہ ہر ہم جو کچھ دل سی آہ پر شہر ہم کہ پاتی ہیں نہیں اونکی کمر ہم شکر یان نہیں ہیں کینہ دہر ہم شب فرقت میں امی شک و تر ہم نظر کہتے ہیں اکثر اہر ہم زمانی میں ہیں کتنی جگر ہم خطر خفا کو زیر و زبر ہم
--	---

لطیف خستہ سی کوئی نہ بولی
مزارج نا توان ہوتا ہی ہر ہم

برائی مراد دل لگے میں
موندہ چوم لیا ہنسی سنسے میں

کیا خاک فرا ہو دل لگی مین + ابرو سے یہ ٹوک جھونک کیون ہی اوس شمع کو تیر جوان برس ہے اور فی ہوا بات بات مین تم گلزار مین شب کو سنس رہے ہو عاشق سی وہ کیون نہ دور بہا گین ذرات غبار راہ بن کر پہلو سے جو صدم اوٹھی وہ	۲۱ رہے مین کہ ورتین سنسے تلوار سیلے یہ دل لگی مین ہوتی ہی قیامت اس صدی مین پرواز کمان ہی پر برسے مین کیا پھول کھلی ہین چاند فی مین اکب ہی انسانیت پرے مین خورشید و تیرین اردلی مین روی دہوی ہنسی خوشی مین
--	---

دل دیکھی لطیف جان کہو مئی جو چھین تھی رہ گئی وہ حسین

جو غیر آئین تو ادھو سید وار کرین پیام مرگ رسیدت و جان بلب داریم نہ آئین جھپٹنی کو وقت نزع بات ہی اسی سی ہم نہیں جاتی ہین نزع شہ مین	یہی ہی شرط مروت کہ تھو خوار کرین تمہاری آئی کا کب تک ہم انتظار کرین وہ جسکو چاہتی ہین آباوسی کو پیار کرین کہین غم سیر سمجھ کر ذلیل و خوار کرین
--	---

لطیف نام غفور الرحیم کی صد فی گناہ گار نہ رو رو کے حال زار کرین
--

سو کہہ کر کاٹا ہوا ہون موسم گلزار مین نقد جان جب لٹ گیا دولت سری یار مین ضغیف فی جانی سی رو کا محک جو کوی یار مین	دیکھنا تو ہی چھوٹوں کا دیدہ غبار مین درغ کہا فی آرزوی دیم و دنیا مین حشرین ہین دلسی ہی باقی دل چار مین
---	--

درد پہنچوئی کیا بچو دیہ سحر یار میں کس گریبان چاک فی ای سنگدل بولی آتی ہی کیا کو چہ گیسوی مشکین سے ہوا ای سہی قد آتش گل فی جلا یا اور ہی	۲۱ داع دل پہ ہول مجلو ہو گیا گلزار میں خون کی چین میں پڑی ہیں دامن دیوار میں بس گیا ہی عطر سنبل ہر درو دیوار میں کیا قیامت ہی ہمار موسم گلزار میں
---	---

عشق میں ہم اوس بیتنا شنائی ای لطیف ہو گئی رسوای عالم کو حیر و بازار میں ہلہ	
--	--

پہچ گیسو کو دیا کرتے ہیں ساغرے جو یاد کرتی ہیں آپکے شیفہ و عاشق زار جنگجو عربہ پر دار جہان ہم خیال لب رنگین ہیں درام کیوں نہ ہو عاشق گیسو بے دم	بل کی سنبل سی کیا کرتے ہیں مکھو بدست کیا کرتے ہیں نام لے لیکے جیا کرتے ہیں ہای دل چہین لیا کرتے ہیں خون دل بار پیا کرتے ہیں بیچوان آپ پیا کرتے ہیں
--	---

ماہ رویوں کو لصد باس لطیف دوری دیکھ لیا کرتے ہیں	
---	--

بار ماہی کہا کرتے ہیں وسو نہ مکھو ہا کہ تا ہم ہلہ جب وہ گلشن میں ہٹا کرتے ہیں شکوہ سوز جگر ہے کسکو دیکھ کہ دل کی سیہ مینا بے	دل تہنیں پر توفد کرتی ہیں غیر کیا عرض کیا کرتا ہی پختہ پڑ مردہ ہوا کرتے ہیں شمع کی ہول چڑا کرتے ہیں غیر بے چین رہا کرتے ہیں
--	---

تیری کوچہ کے فقیر آئندہ چہ ۲۲ چار درویش پڑھا کرے ہر روز

خیر سی حال دل دار لطیف	آپٹاپی پیوی کہا کرتی ہیں
------------------------	--------------------------

بسر زلف رسا ہی اور مین ہوں آٹھے سنگدل کو موم کرنا بھی کتنی ہی مجھے تمام وقت اغیشنی با غیاث الملتعین	شب تار بلا ہی اور مین ہوں بت نا آشنا ہی اور مین ہوں کہ اک کالی بلا ہی اور مین ہوں گر وہ شقیہ ہی اور مین ہوں
--	--

تکلف کس سی کرتا ہی تو ایسا ہ	لطیف ناصفا ہی اور مین ہوں
------------------------------	---------------------------

خادم ہوں خاکسار ہوں موضعیت ہوں آلودہ گنہ ہوں سراپا کسیت ہوں امسال اس جنتی میں شریف لائی بہاری رہا میں سکی نگاہوں میں عمر ہر لاحق بنیان در پستان میں کس لئی شاعروں میں بنج کج کوہ انسا نگر واہ ای حشت عشق آہ بیابانوں میں خوب جی مہر کی میں آواز انما حق سستا دل جلتی جو پڑی وسط ای باد صبا شاعر و سخن نگین مجکوہ انسا نو سخن	لذہ مہنہ سنبھلی قلیہ شریف ہوں لطف خدای پاک اگر ہی لطیف ہوں ہم سن ہی جان جان کہ مل کی غریب ہوں لکھا نہیں ہوں گو کہ نحیف و نزار ہوں اللہ میں تو تابع شرع شریف ہوں ایک مدت ہی میں مشہور ہوں حیوانوں میں ادبی زاد بھی مسرور ہی حیوانوں میں منہوی پیہ منصور سیر ہی کانوں میں آتش گلشی دیوان و شوقی گلستانوں میں ایک مدت ہی میں مشہور ہوں حیوانوں میں
---	--

<p>محبوب کی کس کس کو سزا دیتا ہے سردیس کی نگرانی رشک سبھی بہ خدا وصف آئینہ رخون کی جو رسم کر تادیب رند شب بزم بیان کسکو مجھتی ہیں ہم</p>	<p>۴۴ ساغری کی سبھی ست ہیں بچا نون میں جان لب لب ہیں تیری بیار شفا خالون میں شہرت صاف برائی ہی بخند انون میں مرتبہ شیخ کا ہو گا تو مسلمان نون میں</p>
---	---

<p>فیض سیما و سر حرم کی ای بخت لطیف بات اجاک نہیں بگڑی ہی بخند انون میں</p>
--

<p>کیا فصل ہی کیا خوب بہار چینستان + زنگی گل گوہر شبنم میں عیان ہی کیا فیض صبا ہی کہ جو زائد کا گلزار منو شبنم کا نیا لطف ہی گلہا ہی سن یہ دوبی ہوئی ہیں نگین ہوں گے قبائین ہر شاخ پر پڑتی ہوئی بہرتی میں غزل یہ یہ شوکت گلزار تو دے رونق بستان وہ عطر تو یہ بو ہیں جو وہ گل ہیں تو یہ عطر وہ ابر یہ جوہر ہیں جو وہ باڑہ تو یہ گھاٹ وہ بھر صفائیں تو یہ ہیں کان جو اہر وہ نعل بدیا قوت وہ الماس یہ گوہر وہ برق تو یہ صاعقہ وہ اپ تو یہ آب وہ صبح صفا ہیں تو یہ ہیں محسوس نور</p>	<p>گلزار میں بکاش میں ہر مرغ خوش گلخان پہلے گئے گئی ان موتیوں کی لعل خندان جو شہو گل نسج سی ہر دم مہر پریشان پہلے ہوئی ہیں چاندنی میں گوہر غلطان کیا فصل چین میں ہی بہار گل و سحران او صاف میں دگل کی ہر یک مرغ غلطان وہ گل میں تو یہ عطر بہار چینستان + وہ عطر تو یہ روح جو وہ روح تو یہ جان وہ تیغ دو دم میں تو یہ خنجر بران وہ درعدن میں تو یہ ہیں لعل بدخشان وہ صفحہ بلور تو یہ تیغ مر جان وہ آب تو یہ صبح صفا ہیں رخ خوبان وہ شام جہان ہیں تو یہ ماہ بدخشان</p>
--	--

<p>و ده عید تو عیش دل غموم گذارایان و ده عابد و زاهدیه این خاصه بردم و ده مصحف بیابان تویه معنی قرآن و ده جام توید چربین و ده حدت توید عرفان و ده لطف این یه کام بین و ده تبریه شکر گان و ده چشم توید روشنی مردم انسان و ده پهلوتوید دل بین جو و ده دل بین توید جان و ده همت عالم توید بین همت انسان و ده لطف توید رحمت دلهای غربان و ده رتبه اعظم بین توید منزل گیوان و ده فیض و خافان بین توید جاده سلیمان سنبلی کی طرح اوکی چون بدخواه لشکران</p>	<p>۴۴</p>	<p>و ده ماه توید صبح جو و ده مسیح توید عید و ده حال توید حال و عارفیه کامل و ده نسخی عیسی بین توید صفت شفا بین و ده با و ده بین به نشه و ده حش به محشر و ده تیغ بین به غم بین و ده رزم بین به غم و ده زر توید انشیر و ده اکثریه قدرت و ده سر توید سینه جو و ده سینه توید پهلوی و ده جان به طاعت جو و ده طاعت توید همت و ده عدل توید داد و بخشش به سخاوت و ده اوج بین به عرش بین و ده لوح به خامه و ده شاه زمانه بین به اسکندر دوران و ده گلشن عالم بین بهین بهیوسته پهلته</p>
<p>سامان میسر لطیف الباغدا یا و ده ساز خوش انگ بودید پرده عرفان</p>		
<p>باغ من سویم بهار بین گرچه سبزه سبزه از زمین مصلحت است کار زار زمین منصور مال کار زمین گو که ظاهر بین نوک خاکی</p>	<p>جلوه یار کفزاره حسین بادی منبره رخ گلگون دان هی آراسته صفت مرگان بی سبب شکرتی موجملو انگیزان بین غیر کی کینکلت سرون</p>	

رخسارِ دشن سی بام گردون
 کب تصور میں آتش رخ کی
 جابجا میں ہوا پداور تادون
 خاک پر ہی بجا نظر حسان
 گوہ نقد دل سوا تیرے
 طفل اشک آج نکلی آئے ہیں
 غیر اوس گل کی ای نسیم چمن
 کوئی یان خبر نہ ای پاک لطیف
 برق آفت چو تون کی نگاہ تار نہو
 ہے یہی مد نظر فاش میرا از نہو
 خون دل بہ کی میرا شہر میں تک پہونچی
 بوسہ ہی لب جان بخش کا بیار نہو
 چشم شناق میں آئی جو تصور تیرا
 قصہ طور و بختی ہی ابھی یا د مجھے
 نیکو مانی اگر ای شرک خطہ کانی
 نقد دل دزد حنا کی نہ کہی مانتہ لکے
 جان نکلگی میں زاری غمزہ کر کے
 خانہ تن سی میری روح نکل ہی جاتی
 دل میرا چمن لیا خوب کیا بانون میں

۲۵

کیا مہ دھڑک شمسار نہیں
 سوزش عشق شعلہ بار نہیں
 ناتوان ہوں سبک دھون ہار نہیں
 تاکہ سمجھی کہ خبر غبار نہیں
 ماہ و خورشید پر شا نہیں
 آنکھ میں ہی نہیں تیرا نہیں
 سیر گلزار میں بہا نہیں
 شوق یار غمگسار نہیں
 ہفت تیر یلا عاشق جانبار نہو
 طفل شک آنکھ سی گر کر کہیں غماز نہو
 اگر عقیق لب جان بخش میں اعجاز نہو
 کبھی عیسیٰ سی علاج دل ناشاد نہو
 سات پردون میں ہی فاش کبھی راز نہو
 سہ مرا تودہ کسی نگاہ ناز نہو
 شر طاپر کو کبھی طاقت پر داز نہو
 دست رنگین سی تیری یار اگر ساز نہو
 نزع کیوقت خیال بیت طنا نہو
 اکدم اور در یار اگر یاز نہو
 اوس نامشوق نہیں کہی جودم با نہیں

<p>داشدر دل نهین ممکن در همت این بن نگینا عاشق رنجور کی ماتم طلسم طایر و لکوی بی جور با سه مشکل الا مانا گشتی بی برق شرر بار اس دفتر زر کا دهشتناک چون ساقی هین</p>	<p>۲۶</p>	<p>درین غنچه تصویر کعبه مبارک نیلگون کیون ملک شمسد به پرواز نه مژده یار کینین شیشه شمس باز نه آه عشاقی ستم شعله آواز نه بسری تو درون درین نه اگر بار نه</p>
---	-----------	---

	<p>سپه سالون بی مین قری نری حیف لطیف سدی پیش قد یار سدا فرار نهو بمله</p>	
--	--	--

<p>حضرت حق سی ملی دولت محکو اسی پری رو نظر آتی بی قیامت محکو کیا قیامت بی تیری گرم مزاجی الینوخ گرم رفتاری و سه و چرا غان حب بی بوسه روی عرفناک ملا غصه من رات بھر فرقت محسوب بین مین و نام آج پیار سی بی دعت فردای وصال صدقه اینی لب جان بخش کا ای کشن</p>		<p>کیسا سو گنی خاک ره ذلت محکو آفت جان بی سیاه شب فرقت محکو اسی دق کرنی لگی آکی حسرت محکو نظر آتی لگی آشنا قرب است محکو گهول کر زهر دیا آپ فی شربت محکو یاد آتی بی جوده چاندی صورت محکو نظر آتی لگی کچه صورت صحت محکو کهد و نامرگ رسی اب نه حسرت محکو</p>
--	--	--

	<p>خط تقدیر مین بی عارضه عشق لطیف اسی طیب لگی ندی نسخه صحت محکو</p>	
--	--	--

<p>حضرت بی مین دل اهل حقیقت آینه و یکپه کر تیری صفائی رخ کو صورت آینه</p>		<p>او کی دل ریشه مین او کی حقیقت آینه بین گویای صفی تصویر خیرت آینه</p>
--	--	--

عین عشق حسین صاف فی مارا سبجے
 عارض پر پوز سی بجای دعوی صفا
 ستر خطبات جو سر ہی بستہ ہی کہیں
 جلوہ گر نہای دلمین عارض پر نور یار
 کیون نہ عالم میں غبار دکھا با عفت ہو فریب
 حیف ہی دل تو سہارا سو نہ وقت سی جلے
 اپنی صورت دیکھ کر گلا جو رہ نازک فراج
 روکشی مشکل ہی رخسار بتاں سہند سے
 جب سی اوس سحر صفا فی شوق آرائش کیا
 دشمنوں کو دیکھ کر سکتہ نہو جای کہیں
 روی نگین کیتا ہی میدم وہ شک حور
 پردہ اوٹھ جای اسی حسد روی یاری
 پرتو انگن ہو اگر عکس رخ سمین یار
 منہ دکھانا عاشق حیران کو لازم ہی نہیں
 آبداری سکو لہی میں کہ چشم خلق میں
 سی پتی میں کہی زلفین بنانی ہیں سببے
 عکس عارض سی ہی ہر دم جلوہ گر نور خدا
 صبحم ہی زرد روی مصحف خسار یار
 شرم سی زانو پر اوس کافر کی پیشانی نہیں

اسی پری زریا سی جائی لوح تربت اپنے
 جاکی اسکندر سی ہر نوای صورت اپنے
 آگے اوس رخ کی نہیں رکنا حقیقت اپنے
 یہ وہ آئینہ سی دیکھی جسمیں صورت اپنے
 دم سی ہو جاتا ہی کیا محو کہ ورت اپنے
 اور پر یون سی ہی یون گرم صحبت اپنے
 بہر دم ہو گیا ہی چشم عبرت اپنے
 چاہی سوئی حطب کر جای حشر اپنے
 بن گیا ہی حلقہ گرداب حیرت اپنے
 دیدم دیکھلا رہا ہی حسن صورت اپنے
 ہی مقرر تجتہ کلزا رحمت اپنے
 پای گر دل کی طرح چشم بصیرت اپنے
 اپنی گہر میں بہر لی سب نیکی دولت اپنے
 سکتہ میں دیکھلاتی ہیں آرا بہ علمت اپنے
 چشمہ جواہر
 یار روی یاد ظلمت اپنے
 یہ دار کتہا ہی میری ہر پر اپنے
 وادی میں بنای تیری دولت اپنے
 کر رہا سی صاف قرآن کی تلاوت اپنے
 آئینہ میں دیکھتا اپنی صورت اپنے

گھر کیا دل میں شمع کی رو بہ روشنی لگا	۲۸ کوئی آفت ہی آہی یا قیامت آہی
موج اگر چینی جبین پار کی آبی نظر	صاف بھی خندہ صبح صیا حب آہی

ہجرہ شفاف سی کیا اولو نسبت ہی لطیف
آئینہ تو لیکلی دکھی اپنی صورت آہی

کسا انتظارِ رگ ہی کیا اشتیاق ہی زندانِ بادہ کش میں اگر اتفاق ہی بالا اتفاق حسن بھی مالا لیاق ہے اخضایِ رازِ عشق ہی اغیار سے مجھی غیر و نکو محسوس بخش مالا لیاق ہے کشا میں خوش ہوا ہون درِ قصرِ یار ہے ای بت کیا ہی توفی تو اعجازِ عیسوی ایسی بہارِ ای کہاں کی نسیمِ صبح پا مال کیوں نہ مت ہون بزمِ شہاب میں ای محنتِ ہون میں شہابِ ظہور کو میزِ کرِ بابِ عشقِ گلستانِ حسن میں کیا سیکھہ کو توڑ کی ہر گز کی لطیفیت ہی نہیں خاص صورتِ دربارِ آب کی زندہ کہتی نہ عاشقِ بجان کو کس سرخِ باغِ رخِ نکر میں جانبِ چمن	تارِ بلی لحدِ شبِ تارِ سداق ہی بس احتسابِ شیخ ہی بالائی طاق ہی ای با کمال بولوزمانہ میں طاق ہی بعض حد ہی دلین نقیض و لفاق ہی ادارہ فغانِ دل عاشق کو شاق ہی گو یا ہلالِ عیدِ خیمِ شمس طاق ہے کل کی نسبت آج یہ بیمارِ چاق ہی یاں ہم میت اور آتشِ روزِ فراق ہی کیا خوشنما ڈہلی ہوی سا کی ساق لگا اس سلسلہ میں ہی نہیں کیا اتفاق ہی شجرہ تمام شیخ کا بالائی طاق ہی ستانہ بادہ کش میں کہیں اتفاق ہی حاجتِ رومی عام ہی سرکارِ آب کی عسے کا معجزہ نہیں گفتارِ آب کی دیکھیں جو زینتِ گلِ خضارِ آب کی
--	--

<p>الشیخ ملجوں سی جلا یا دل خزین چکی تو دم سخن خرمین سنی جلا دیا بکلا دیا مکان سی باہر تو کیا ہوا آقائی نامدار ہوا ز او کیجئے اللہ ہی کہ جان بچے بچہ عزیز کے یار و نسے بعد مرگ ہم آغوش ہو لیے کیون جن و نس اپنے بہوش گر ٹپی</p>	<p>۴۹ کیا برق شعلہ بار ہی تلوار آپ کے برق بلا ہی تیغ شہر بار آپ کی چوٹی کسان سپاہ نہ دیوار آپ کی اچھی نہیں غلام سے تکرار آپ کی سرانگنی ہی دیر سی تلوار آپ کے گویا لال عید ہے تلوار آپ کے ہم جانی ہیں سحر ہے رفتار آپ کے</p>
---	--

گردن لطیف زار کی خاضی میری
 اب جلد فیصلہ کری تلوار آپ کے

<p>نوروزی گلونکوش گونہ بھاری عارض کی خط مبر ہی سہ فہ بہار ہی غیر دکنی سامنی وہ گل نو بھار ہی آیام جبر یار میں فصل بہار ہی چاہ وقت کی خط سی عجایب بہار ہی نوروز کا یار و زنی فصل بہار ہے ساقی ہی جام می ہی چین ہی بہار ہے بیوجہ فیضیر بیان خاکسار ہے کیا بچ ہی جنونش جو جمع مزار ہے منصور کی صدای انا حق گواہ ہے</p>	<p>سینہ ہی آفتاب ہی دل مقبرہ ہی طاؤس برق حسن بیان کاشکار ہی ای بلبلان باغ بھی اب تکو غار ہی سیر چین میں گل کی نظارہ سی خار ہی کوثر کے گر ویش او گاسنبرہ زار ہی ای آفتاب حسن تیر انتظار ہے کیا چاندنی میں صحبت بوس و کنار ہی عاشق کی شربت من خط عیار ہے خورشید او خند دل دا غدا ہے معراج عاشقوں کی لئی اوج زار ہے</p>
--	---

دست جہون کی تجھ کی قابل نہیں رہا
 دیوانہ ہوں جو طرہ زیبائی یاز کا
 یوسف کی طرح پہنچ لیکن چاہیں مجھی حضور
 جس درجہ طول ہی تیری زلف درازین
 خورشید و ماہ تو نظر آتی ہیں ایک جہ
 ریش سفید رنگتی ہیں زاهد خضاب سے
 لچکی کمر نہ یلہ کے پہونے کس طرح
 منصور کا جو حال سنا یہ کہلا نہیں
 پیاسا ہوں جام شربت دیدار یار کا
 زرہ ہی آسمان کو دمنیو نکو ز لزلہ
 ای باعظ شفاخت امت ہی خیال
 یا ذلک و رخ میں کیا مجھ پر قیامت ہوگی
 آپ کی جاتی ہی کیا برپا قیامت ہوگی
 نامہ برابر تک نہیں لایا جواب خط شوق
 کب لحد پر میرے قاتل فی کیا روشن چرخ
 شہر گر فی ہیں تیری آنکھوں کا کشتہ جا کر
 بت بنا کو جہ میں تیری آشتیابی ویدک
 وصل کی کھٹ کو کر ناتواں مجھی ستا جہان
 گرم چوٹی دیکھ کر محبتی جہ کیا قریب

جامہ نہ ہر جا سے میرا نار نار
 کوڑو کی ہر طرح سے بھی مار مار
 مجبور ہی غلام نہیں خستہ ہر
 اوتنادہاں تنگ میں بھی اختصار
 ابر و پراو کی کج کی جگہ زر نگار
 کیا موسم خزان میں یہ سرفراز
 رنگ خنیا ہی نہ شرط نزاکت سی ہار
 سولی پر اوج عشق کا دار و مدار
 اب خضر کا سیکو بیان انظر
 بیتاب آج کس کا دل سبب ہر
 روز جزا لطیف ہی امیدوار
 صبح محشر ہو گئی اور شام غم ہو گئی
 نرم ماتم ہی زیادہ زہر عشرت ہو گئی
 تکتی تکتی راہب کو ایک مدت ہو گئی
 گل ز ماندہ سی مگر شمع محبت ہو گئی
 سہ ماہ بھر چیم آہو خاک نہرت ہو گئی
 روزانہ دیوار گویا حشم حیرت ہو گئی
 رد و بدوی یار آخر کو ندامت ہو گئی
 سبق خرم ہی پری مرنی شرارت ہو گئی

خون بہا یا جامی گا ایکدن دم شمشیر سے
 لکھ سکے کو چھگی فقیری ہی عجیب چیز
 بات کہنی میں دل پر و جوان سبھی لگا
 ایضہم جب سی تپ سحران کا جھوٹ پرور
 حال مسکین پریشانیہ یار کوئی انصاف
 نور افشان ہیں ردی جانان دیکھ کر
 بان کی سرخی تھی کافی خون عاشق کی لہری
 دوسرے ایک بار برداری کر بگا سطح
 چونک اٹھی خفاگان خاک بھی نیرین
 خون ناحق سی او نہیں آگاہ مینی کر دیا

ہی نمایان خط عارض پر نور سے
 ماہ کیا خوش تیک جلوہ بخشی نور سے
 باغ میں تیغ لگا نہ رکش مخمور سے
 جلوہ افشان ہو اگر صحن چمن رات کو
 عاشقوں کو اپنی در پردہ جلانا ہی خوش
 ماہ نونی سحر کی خب میں کیا نہ مجھے
 پاس تیری رشک گل اغیار میں باغ و بہار
 راگ لای زم زم شربت میں جو وہ طرب پہر
 صورت پر و انہ پر شرب کیون نہ تو پہ پا کر

ابروی قاتل سے کیوں مجھ کو محبت ہو گئی
 خاک پر لونی سیر بادشاہت ہو گئی
 قدرت اللہ گویا او سبکی قدرت ہو گئی
 طاقت اعضا جسم زار رخصت ہو گئی
 باغیت ذلت میری توفیر حسرت ہو گئی
 آسمان پر ماہ پر وین کو خجالت ہو گئی
 آفت جان اور ہی چھپر کی رنگت ہو گئی
 یہ بھی جو رستم سہمنہ کہ عادت ہو گئی
 آپکی رفتار سے برپا قیامت ہو گئی
 اسی لطیف خستہ اپنی ختم حجت ہو گئی

قدرتی سنبہ او گا ہی تجسہ بلور سے
 سامنا پڑ جائی گری سیری شب دیچور سے
 دم میں جوی خون روان ہو خوشہ انگور سے
 خوشہ پر وین ہو پید اطار م انگور سے
 دیوئی شمشیر نظر کو آب رنگ طور سے
 کار ترسم لچھی صبح وصل کی کافور سے
 میں جو کاشا سا نکلتا ہوں نظر میں دور سے
 نالہ پرور ویدیا ہوں دل طنبور سے
 لو لگی جو سب کو مجمع عارض پر نور سے

ششید و تھایہ بی اپنی دیدہ خوشبار کا
 کسنتی صراج سبھا تھادہ اوج دار کو
 کیوں نہ آہوں ہی میری بریا ہوں صد بار
 کیا عجب جو شو بختی ہے ہماری میکشو
 آپ فی تو محکو ہکا کر دیا سہ کا ٹکر
 کیوں نہ تبدیل رنگ صورت لیل نہا
 رنگن بلکہ کو ناحق ہی خوف محنت
 چھٹیرنی کو وصل کا پیغام ہی ہنگام ترع
 کم نہیں جو شید تابان سی رخ پر نور ماہ
 کفش زین تیری اندامی تیرے رنگو تنگ
 رام میں انگلیا کی چڑیا ہا سنا منطور ہے
 آفتاب صبح محنت کو نہ لکھا دین کہین
 صورت یعقوب عینم اپنی یوسف کا ہوا
 آج تو مرنی ہیں یارب فرقت محبوبین
 زلف کی کالی نہ چوڑنگی کہے جیتا مجھے
 مر گیا ہوں دیکھ کر حال رخ رنگین کو میں

۳۴

آپ کا طوفان جو اٹھائے اٹھائے تو
 چاہی کسرا نا حق پر چنا منصور
 کا لبد اپنا تباہی خاک نیشا پور سے
 سرکہ حسرت ہو پیدا شمشیر ہانگور سے
 بار غم اٹھوئی گا اب کسی مزدور سے
 گیسوی شگبون بہم ہن عارض بود
 معترض کو ہی نہیں مینوشی معذور سے
 زندگی مہر کی نہ سبھی بان مچھوڑے
 آنکھ میں آنسو ہر آئی جب نظر کی دور سے
 مہسری کرتی ہیں تاج قصور و مغفور سے
 اس لئی ہم سلسلہ کہتی ہیں بر عصفور سے
 دو حسرت سراوٹھائی گردل مجبور سے
 روتی روتی ہو گئیں معذور آنکھیں نوز سے
 بازائی وعدہ فردائی وصل حور سے
 ایو بہرہ و ثعبان موسیٰ طور سے
 دیکھو محکو کفن ہی اطلس و سفور سے

اپنی عاشق سی تھا ہو کر دریا میں پیری	
وہ لطیف زار بحر اگر ہا می دور سے	
یہ ہولیں غیر مہن گو حضور ہول گئے	اسم ہی یاد دل نا صبور ہول گئے

۴۱	تار یکے مزار کلیم بلال ہے فصل خزان میں شاخ شکم نہال ہے یار بگناہ گاد میرا بال بال ہے شبنم او داس ابد روان پایمال ہے	پالو افس سیر فی کعبہ جناب کو نحسہ میں لال وہ گل رنگین مقال ہی یسوی مصطفیٰ کی لہجی بخش دی بھی روح صفای عارض گلگون سے اٹ دن
----	--	--

خون او سنی پان کہا کی کیا ہی زمانہ کا لخت دل لطیف مقرر او گال ہی

محمد سید رکون و مکان ہی کردن کیونکر بیان وصف احمد خبار کوئی احمد کل اشد بیان لکھنا نہیں کچھ بلبلو نگو	محمد خاتم بنیاد ہی زبان خلق را یار اکہان ہی برای نور چشم عاشقان ہی بہار دین احمد بیچارہ ہے
--	---

لطیف او نگو فلک تہی ہی کیا نمائش گاہ جنسکی لامکان ہی

در صبح جناب تبرین صاحب کلک سربا در صلیغ پانده

بہت امی حکام عالی مقام بہت امی حکام دانش سرین خدیو فلک قدر عالی شکوہ فریدین فرد شوکت شاہ شہم شہ دستگیر امیر و فقیر +	گرم ستر و نسیم بخشی عام مگر ثانی میں صاحب نہیں کہ ہی جسکی اگی پر کاہ کوہ مہ رفعت و جاہ و گردون چشم نوازندہ طفل و برنا و پیر
--	---

کیا اس طرح عدل تو سیروان
 نہ ظالم سے مظلوم کے دلیں ڈر
 کسی فی جوا کر کیا عرض حال
 کسی کا جو حال پریشان سنا +
 کیا باغیوں فی جوا کشتہ شاد
 جوا آوازہ جو رو بیدار تھے
 گیا باغیوں کا جو نام و نشان +
 سربست ایسا کیا بند و بست
 پنچھوڑا کوئی باغی ہو ایسے رملہ
 پریشان ہوئی ہر طرف اہل کین
 ستم پیشگی یہ جو مایل ہوے
 رہ عدل و انصاف میں بی نظیر
 کوئی خستہ تیج ستم کا نہیں
 یہ تھا حکم عدل و سیاست روان
 پہنچی شیر تر بچہ گو سپند
 یہ ہی شاہ باز سیاست سی و
 کہیں جہ طرف میں صاحب نظر
 یونہی دیا اپنے ہر صبح و شام
 مبارک ہو جاہ و حلال فرناک

که منتون مری ساری پیر و زان
 رعایای آباد سب اینی طبع
 دست بند و پادشاهی
 سب از لطف و عطای
 پریشان مری صورت ابرو باز
 و ده پهنه من لنگا کی مری
 مری باغ عالم من سب شادمان
 ز بر دست یکسر مری زیر دست
 کیا صاف خار و خس بود پیر
 سفر جز جهنم نیا یا کسین
 گرفتار طوق و سلاسل
 سب کینین شکوه چرخ پیر
 زبان شکایت کسب و انهن
 برسان هی روبرو سب زبان
 نهین گرگ سی دهن خوف گویند
 پرند که کوی مار سکتای بود
 دهن نصرت و فتح کامگذار
 نهی سایه من صاحب برام
 مضاعت هوا مال و منال فرنگ

۴۳ مری شکر شاه با ابرام و
 مری دستون کوزنیت دام
 مری اسب اهل زمین شریف
 تمام شد

قطعه تاریخ اختتام دیوان

گشت چو دیوان لطیف تنج سخاوت
 الف غنی دران وید بود بحر سخا
 بحر طویل و خفیف جمله مرتب گفت
 بحر سخاوت نبرد و سال برین گفت

قطعه و فاشیج سخاوت علی المتخلص لطیف
 از طبع زاد عبد الغفور خاتم المتخلص شمر

ای سوئی فله سخاوت علی
 حال و فاشیج زجر شیم زار
 رخت خود من است به یکبارگی
 گفت شمر رحیف سخاوت علی

ای نند و لند که دیوان طوعه و مقبوله جمع حضرت مناز و منجیدت و زکاء غفرانی
 شکر و تحفه روز غنی بر علی بدو شایخ سخاوت علی
 ایام فیل و الفار و جمل العبد مناز و منجیدت و زکاء غفرانی
 و طبع طبع نور و انوار و کمال

